مقاصد شریعت

''الموافقات للشاطبیؒ'' کے حوالے سے

مولانا احمد شفیع الدین رشادی

''مقاصد شریعت'' کا یہ مرکب لفظ اصطلاحی اعتبار سے بہت معنی خیز ہے۔ کئی سال قبل تقریباً ۲۰۱۰ء کی بات ہے کہ احقر کو حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی کی ایک کتاب ''غیر سودی بنکاری'' کے مطالعہ کی توفیق ملی، اس کتاب میں حضرت اقدس دامت برکاتہم نے دین وشریعت میں ''حیلہ'' کے احکام بیان کرتے ہوئے علامہ شاطبیؒ کی کتاب **الموافقات للشاطبی** کا حوالہ دیا اور کتاب اور مصنف کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے یہ لکھا کہ

> **''علامہ شاطبیؒ مقاصد شریعت کے موضوع پر اعلیٰ مقام کے حامل ہیں اور ان کی یہ بحث بڑی متوازن اور مفید ہے''** (غیر سودی بینکاری، صفحہ ۱۸۹، مطبوعہ مکتبہ معارف القرآن کراچی)

احقر کو اس وقت تک یہ شعور نہیں تھا کہ مقاصد شریعت ایک مکمل موضوع ہے اور علم شریعت کی ایک مستقل شاخ ہے۔ شیخ الاسلام کی یہ عبارت پڑھ کر میرا ذوق مقاصد شریعت جاننے کی طرف بڑھتا گیا۔

ذاتی لگاؤ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مصنف کا نام الشاطبی ہے۔ میرا یہ خیال تھا کہ یہ علامہ شاطبیؒ (جن کی مشہور تصنیف **حرز الامانی** جو فن قرأۃ سبعہ سے متعلق ہے اور شاطبیہ کے نام سے مشہور ہے) وہی ہیں جنھوں نے **الموافقات للشاطبی** بھی تصنیف فرمائی ہے۔ چونکہ میں نے شاطبیہ میرے والد محترم استاذ القراء حضرت مولانا قاری سراج الدین صاحب دامت برکاتہم سے پڑھی ہے اس لئے مجھے شاطبی کا نام گھریلو سا لگنے لگا اور اس موضوع کی طرف دلچسپی بڑھتی چلی گئی۔

ماضی قریب میں میں نے مصنف کے احوال پڑھنے شروع کئے تو پتہ چلا کہ **الموافقات** اور **حرز الامانی** (**الشاطبیہ**) کے مصنف الگ ہیں۔ **الشاطبیہ** کے مصنف کی سنِ وفات ۵۹۰ھ ہے اور **الموافقات** کے مصنف کی سن وفات ۷۹۰ھ ہے۔ ان دونوں کے درمیان صدیوں کا فاصلہ ہے اول الذکر کا نام قاسم بن فیّرہ الشاطبیؒ ہے اور آخر الذکر کا نام ابراہیم بن موسیٰ بن محمد الشاطبیؒ ہے۔

مقاصد شریعت کو مستقل موضوع کے طور پر سب سے پہلے علامہ شاطبیؒ نے اپنی کتاب الموافقات میں بیان فرمایا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب کوئی موضوع مستقل فن کی شکل اختیار کرتا ہے تو اس کے مبادی، تعریفات، اصطلاحات اور اہداف متعین کرنے پڑتے ہیں۔ یہی کام علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں فرمایا، ورنہ قرآن وحدیث میں مقاصد وحکمت کا ذکر ضمنی طور پر دور نبوت سے موجود ہے، کبھی مقاصد ومحاسن کے طور پر کبھی اسرار ورموز کے طور پر اس کو بیان کیا جاتا رہا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے کہ **وما خلقنا السماء والارض وما بینھما لٰعبین**۔ ہم نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو اس طرح نہیں بنایا کہ ہم کھیل کر رہے ہوں بلکہ ان کی تخلیق سے بے شمار حکمتیں اور مخلوق کی بے حساب مصلحتیں وابستہ ہیں (تفسیر ماجدی)۔ علامہ عبدالماجد دریابادیؒ نے مذکورہ آیت کی جو تشریح فرمائی ہے اس سے یہ بات واضح ہے کہ کائنات کی تخلیق میں مصلحتوں اور حکمتوں کا دخل ہے، یہ کائنات اللہ نے بس تماشا گاہ کے طور پر پیدا نہیں کیا۔

علامہ شاطبیؒ نے مقاصد شریعت کو بیان کر کے انہی مصلحتوں کو ایک فن کی شکل دی ہے تاکہ مصلحت وعلت پر غور وخوض کرنے والے کے لئے ایک لائحہ عمل تیار رہے۔ چنانچہ علامہ شاطبیؒ نے مصلحتوں کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ (۱) مصالح ضروریہ (۲) مصالح حاجیہ (۳) مصالح تحسینیہ

مصالح ضروریہ سے مراد وہ مصلحتیں جن کی اگر رعایت نہ کی جائے تو نظام عالم کی بقاء بالکل ناممکن ہے۔ علماء نے اس کو کلیات خمسہ کی اصطلاح کے ساتھ بھی ذکر فرمایا ہے اور وہ یہ ہیں
(۱) حفظ الدین (۲) حفظ النفس (۳) حفظ النسل (۴) حفظ العقل (۵) حفظ المال

انسانیت کی بقاء مذکورہ اہداف کی حفاظت کے بغیر ممکن نہیں ہے، اسی لئے ان کلیات کی محافظت شریعت کا مقصد اصلی اور بنیادی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ شاطبیؒ نے ان مقاصد ضروریہ خمسہ کو اصول دین قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ **انھا اصول الدین وقواعد الشریعۃ وکلیات الملۃ** (الموافقات جلد ۲)

شریعت کے کسی بھی حکم پر اگر غور کیا جائے تو ان کلیات میں سے کسی ایک کا تحفظ یقینی طور پر ہمیں نظر آئے گا۔ مثلاً قواعد ایمان اور ارکان اسلام کی مشروعیت میں حفظ دین کا عنصر مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح احکام دیت وقصاص وغیرہ میں حفظ نفس کا عنصر پایا جاتا ہے۔ نشہ آور چیزوں کی حرمت میں حفظ عقل کارگر ہے۔ والدین اور ازواج سے متعلق جو احکام ہیں، ان میں حفظ نسل کو ملحوظ

رکھا گیا ہے۔تمام احکامِ معاملات میں حفظِ مال مقصود ہے۔

امام شاطبیؒ یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں اپنی دعوت کی بنیاد ان کلیات خمسہ پر رکھی اور جو احکامات تفصیلی مدینہ میں نازل ہوئے انہیں کلیات خمسہ کی حفاظت اور رعایت کے ساتھ نازل ہوئے (الموافقات جلد ۳)۔

مصالح حاجیه سے مراد وہ مصلحتیں ہیں جو انسان کی حاجات کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ یہ مصالح ضروریہ کے تابع ہیں اور مصالح ضروریہ کی غرض کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔مثال کے طور پر نکاح کے تفصیلی احکام، بیع وشراء کی جزئیات وغیرہ۔

اوپر جو کلیات خمسہ بیان ہوئے ہیں ان میں حالات کے اعتبار سے ایک مصلحت کو دوسرے پر فوقیت دی جاتی ہے۔مثال کے طور پر مردار کھانا حرام ہے۔اس حکم کا مقصد حفظ دین ہے۔لیکن اگر کوئی اتنا مجبور ہے یا خوفزدہ ہے کہ نہیں کھایا تو جان چلی جائے گی تو اس صورت میں اس شخص کے لئے مردار کھانے کو مباح قرار دیا گیا ہے۔یعنی اس صورت میں حفظ نفس کو حفظ دین پر ترجیح دی گئی ہے اور گنجائش پیدا کی گئی ہے۔

مصالح تحسینیه سے مراد وہ مصالح یا طریقے ہیں جن کے ذریعہ مصالح حاجیہ کی تکمیل عمدہ طریقے سے ادا ہوسکے۔اس میں تمام وہ امور شامل ہیں جو عادات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کا حصہ ہیں۔مثال کے طور پر اسراف وبخل سے بچنا، قناعت اور رواداری اپنانا وغیرہ مصالح تحسینیہ میں شمار ہوتے ہیں۔

مصالح ضروریہ، مصالح حاجیہ اور مصالح تحسینیہ کو اس طرح ایک مثال میں سمجھا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی نسل کی حفاظت کا ارادہ فرمایا جو کہ مصلحت ضروریہ میں سے ہے اور اس کے لئے نکاح کا نظام قائم فرمایا، اس کا طریقہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا، معلوم ہوا کہ نکاح مصلحت حاجیہ ہے، اور پھر اللہ نے محرم عورتوں کے علاوہ کسی اور کو دیکھنے سے بھی منع فرمادیا کہ **قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم** پس یہ مصلحت تحسینیہ ہے۔

ان مقاصد کو جاننا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس سے دین کے سلسلے میں انشراحِ صدر کی کیفیت میں اضافہ ہوتا ہے اور دل اطمینان کے ساتھ دین پر عمل کے لئے آمادہ ہوتا ہے جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔اسی طرح اسلام وشریعت پر ہونے والے اعتراضات کا اصولی انداز میں جواب دینے کے لیے مقاصد شریعت کا علم زیادہ مفید ہے۔

اب رہا یہ اشکال کہ حکمت کو جاننے کی ضرورت کیا ہے جب کہ ہم صرف حکم کے مکلف اور تابع ہیں؟اس کا جواب یہ ہے کہ ہم حکم کی اتباع کرتے ہوئے حکمت تلاش کرتے ہیں، ہمارا مقصد یہ ہے کہ حکم کی تعمیل میں مزید پختگی آئے ،اس لئے حکمت اور علت کی ضرورت ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دسیوں مقامات میں حکم کے ساتھ حکمت بتایا ہے اگر صرف حکم منوانا ہی مقصد ہوتا اور علت وحکمت جاننا مضر اور نقصان دہ ہوتا تو حکمت نازل ہی نہیں فرماتا۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے وضو کا حکم نازل فرمایا اور اس کی حکمت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ **ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم** نماز کے بارے میں فرمایا **واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء** روزہ کے بارے میں فرمایا **کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون** معلوم ہوا کہ مقاصد کی تہہ تک پہنچنا یہ دینی مزاج کا حصہ ہے بدعت نہیں۔

علم مقاصد کی بحث علامہ شاطبیؒ نے اپنی کتاب الموافقات کی دوسری اور تیسری جلد میں فرمائی ہے۔پہلی جلد میں اصطلاحات کا تذکرہ ہے پھر احکام اس کے بعد علامہ نے مقاصد کا ذکر کیا پھر دلائل کا تذکرہ کرنے کے بعد اجتہاد کے پہلو کو بھی اجاگر فرمایا ہے۔جس سے کتاب کے مطالعہ کے بعد دور حاضر کے نئے مسائل پر غوروخوض میں مدد ملتی ہے۔

مثال کے طور پر چوری سے منع کیا گیا اسکا مقصد ہے حفظ المال ، اس کے دلائل پر اس انداز سے بحث کی گئی ہے کہ ان ادلۃ کی بنیاد پر جدید مسائل (مثلاً کسی نے موبائل ڈاٹا چوری کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ وغیرہ) پر غوروخوض کیا جا سکتا ہے۔

زیر نظر مضمون علامہ شاطبیؒ کی مایہ ناز تصنیف الموافقات کا بس ایک ابتدائی اجمالی خاکہ ہے۔ مکمل کتاب کا مطالعہ یقیناً دینی احکام سے متعلق شرح صدر کا ضامن ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں کامل استفادہ کی توفیق عنایت فرمائے۔والحمدللہ رب العالمین۔